This question paper contains 4+2 printed pages]

Roll No. | | | | | | | | | | |

S. No. of Question Paper : **5229**

Unique Paper Code : **214367** **G**

Name of the Paper : **Urdu A**

Name of the Course : **B.A. Programme**

Semester : **III**

Duration : **3 Hours** Maximum Marks : **75**

(*Write your Roll No. on the top immediately on receipt of this question paper.*)

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک اقتباس کی تشریح کیجئے۔ سیاق وسباق کا حوالہ بھی دیجئے : ۱۰

(الف)

شام ہوتے ہوتے بازار اتنا بھرا کہ تل رکھنے کی جگہ نہ رہی۔ تھالی پھینکوں تو سروں سر جائے۔ مغرب کی نماز کے بعد ہی جھرنے سے نفیری کی آواز آئی لیجئے پنکھا اٹھا۔ اب ہر شخص ہے کہ جھرنے کی طرف جا رہا ہے۔ کچھ جا رہے ہیں کچھ واپس آرہے ہیں۔ ریلے پر ریلہ پڑ رہا ہے۔ جو ذرا دم خم والے ہیں، وہ ان جھٹکوں کو سینہ اور پشت پر سہہ رہے ہیں۔ جو ذرا کمزور ہیں وہ یہ کہہ کر ایک طرف ہٹ جاتے ہیں کہ ارے بھئی جانے بھی دو، کون اس بلا میں پڑے۔ آگے چل کر پنکھا دیکھ لیں گے۔ پنکھا جھرنے سے اٹھا۔ شمسی تالاب سے ہوتا ہوا مہرولی کی سڑک پر آیا۔

P.T.O.

یہاں پہلے ہی سے مشعلیں، لالٹینیں، گلاس، ہانڈیاں، فانوس اور دیوار گیریاں جل چکی تھیں۔ روشنی ایسی تھی گویا دن نکلا ہوا ہے۔

(ب)

سرسید کے جس قدر کارنامے ہیں اگر چہ فارمیشن اور اصلاح کی حیثیت ہر جگہ نظر آتی ہے لیکن جو چیزیں خصوصیت کے ساتھ ان کی اصلاح کی بدولت ذرّے سے آفتاب بن گئیں ان میں سے ایک اردو لٹریچر بھی ہے۔ سرسید ہی کی بدولت اردو اس قابل ہوئی کہ عشق و عاشقی کے دائرے سے نکل کر ملکی، سیاسی، اخلاقی، تاریخی ہر قسم کے مضامین اس زور اور اثر، وسعت و جامعیت، سادگی اور صفائی سے ادا کر سکتی ہے کہ خود اس کی استاد یعنی فارسی زبان کو آج تک یہ بات نصیب نہیں۔ ملک میں آج بڑے بڑے انشاپرداز موجود ہیں جو اپنے مخصوص دائرۂ مضمون کے حکمراں ہیں۔ لیکن ان میں سے ایک شخص بھی نہیں جو سرسید کے بار احسان سے گردن اٹھا سکتا ہو۔

۲۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی چار اشعار کی تشریح کیجیے اور شاعر کا نام بھی بتایئے : ۱۰

دل کو سکون، روح کو آرام آ گیا

موت آ گئی کہ دوست کا پیغام آ گیا

مجھے دیں نہ غیظ میں دھمکیاں، گریں لاکھ بار یہ بجلیاں
مری سلطنت ہے یہی آشیاں مری ملکیت یہی چار پر

مری سمت سے اسے اے صبا یہ پیامِ آخرِ غم سُنا
ابھی دیکھنا ہو تو دیکھ لو کہ خزاں ہے اپنی بہار پر

ظلمت و نور میں کچھ بھی نہ محبت کو ملا
آج تک ایک دھندلکے کا سماں ہے کہ جو تھا

پھر ہیں وہی اُداسیاں پھر وہی سونی کائنات
اہلِ طرب کی محفلیں رنگ جما کے رہ گئیں

بہت پہلے سے ان قدموں کی آہٹ جان لیتے ہیں
تجھے اے زندگی ہم دور سے پہچان لیتے ہیں

اچھا ہے اہلِ جور کیے جائیں سختیاں
پھیلے گی یہی نہی شورشِ حبِّ وطن تمام

شغلِ مے سے فلک جناب ہوا
کون کہتا ہے میں خراب ہوا

۳۔ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک شعری حصے کی تشریح کیجئے۔ نظم کا عنوان اور شاعر کا نام بھی دیجئے: ۱۰

(الف)

آفاق کے ہر گوشہ سے اٹھتی ہیں شعاعیں
بچھڑے ہوئے خورشید سے ہوتی ہیں ہم آغوش

اِک شور ہے مغرب میں اجالا نہیں ممکن
افرنگ مشینوں کے دھوئیں سے ہے سیہ پوش

مشرق نہیں گو لذتِ نظارہ سے محروم
لیکن صفتِ عالمِ لاہوت ہے خاموش

پھر ہم کو اسی سینۂ روشن میں چھپا لے
اے مہرِ جہاں تاب نہ کر ہم کو فراموش

(ب)

کیا ان کو خبر تھی ؟ زیر و زبر رکھتے تھے جو روحِ ملّت کو
اُبلیں گے زمیں سے مارِ سیہ، برسیں گی فلک سے شمشیریں
کیا اُن کو خبر تھی ؟ سینوں سے جو خون چرایا کرتے تھے
اک روز اسی بے رنگی سے جھلکیں گے ہزاروں تصویریں

کیا ان کو خبر تھی ؟ ہونٹوں پر جو قفل چڑھایا کرتے تھے
اِک روز اسی خاموشی سے ٹپکیں گی دہکتی تقریریں
سنبھلو ! کہ وہ زنداں گونج اٹھا جھپٹو ! کہ وہ قیدی چھوٹ گئے
اُٹھو ! کہ وہ بیٹھیں دیواریں، دوڑو ! کہ وہ ٹوٹیں زنجیریں

۴۔ سرسید نے اپنے مضمون ''دنیا بہ امید قائم ہے'' کے ذریعے کیا پیغام دیا ہے ؟ تفصیل سے لکھئے۔ ۱۰

یا

مولانا الطاف حسین حالؔی کی ادبی خدمات پر ایک مضمون لکھئے۔

۵۔ جگر مرادآبادی موہانی کی غزل گوئی کی خصوصیات بیان کیجئے۔ ۱۰

یا

فراق گورکھپوری کی غزل گوئی پر ایک مضمون لکھئے۔

۶۔ اقبال کی نظم شعاعِ امید کا مرکزی خیال لکھئے۔ ۱۰

یا

جوش ملیح آبادی کی نظم گوئی کی خصوصیا بیان کیجئے۔

P.

۷۔ مندرجہ ذیل میں سے کوئی تین کی مختصر تعریف لکھئے : ۱۵

(۱) مقفّٰی نثر

(۲) قصیدہ

(۳) غزل

(۴) نظم

(۵) نثرِ مرجز

(۶) رباعی